https://doi.org/10.58352/tis.v47i2.901

The Islamic Culture
Bi-Annual Research & Refereed Journal
Published by
Sheikh Zayed Islamic Centre,
University of Karachi
الثقافة الإسلامية
ISSN (Print) : 1813-775X
ISSN (Online) : 2663-1709
SZIC

دعوتِ دین اور اشاعتِ اسلام میں مکاتیبِ نبوی کا کردار

THE ROLE OF PROPHETIC LETTERS IN CALLING TO RELIGION AND SPREADING ISLAM

Ama Tul Latif
PhD Scholar Department Uloom e Islami,
Federal Urdu University, Abdul Haq Campus Karachi.

Dr. Gulzar Ali
Assistant Professor Department of Islamic studies
Abdul Wali Khan University Mardan
gulzar@awkum.edu.pk

Dr. Noor ul Haq
Jamia tur Rasheed Karachi

Abstract

The call to religion and the publication of Islam has an important and unique position in all heavenly and non-heavenly religions, which is the characteristic and attribute of other religions that could not remain stable among the People of the Book. The religion, the religion of Islam and its eternal and eternal code of life, was sent as an emissary, and after the Prophethood, the Prophet (ﷺ) sent to various emperors and kings of the world by writing books, writings and letters to various companions of the Prophet regarding the invitation to religion and the propagation of Islam. It is a bright chapter in Islamic history regarding the call to religion and the spread of Islam. In the present era, the chain is still established and permanent. It is a regular link of the same chain and after you, peace be upon him, this chain will remain permanent and permanent. Even in the secret of the world, we see the preaching of the religion and the propagation of Islam, thus this responsibility has been made mandatory for the people who will come to doomsday. For the sake of spreading the religion of Islam, Allah Almighty sent about two hundred thousand Prophets (peace be upon them) to the world. It was to make them know Allah Almighty and to take them out of the deep darkness of misguidance and misguidance. The existence of the world is owed to the divine religion. As long as the religion of Allah Almighty remains in the world, this system of the world will continue and when there are no believers of Allah in the world, the world will be destroyed.

Keywords: *Islam, Prophetic, Litretur, Call to Religious, Spreading.*

ابتدائیہ:

دعوتِ دین اور اشاعتِ اسلام تمام ادیانِ سماوی وغیر سماوی میں ایک اہم اور منفرد مقام وحیثیت رکھتاہے جو کہ دیگر ادیان کی یہ خاصیت اور وصف اہلِ کتاب میں قائم وبر قرار نہ رہ سکا یہی وجہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے رسالتِ مآب حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کو کامل ومکمل دین، دینِ اسلام اوراس کی دائمی وابدی ضابطۂ حیات ودیعت کر کے مبعوث فرمایااور آپ ﷺ نے بعثتِ نبوت کے بعد دنیا کے مختلف شہنشاہوں اور بادشاہوں کو دعوتِ دین اور اشاعتِ اسلام کے حوالے سے جو جو مکاتیب، تحریرات اور خطوط لکھ کر مختلف صحابۂ کرام کو دیکھر روانہ فرمایاوہ دعوتِ دین اور اشاعتِ اسلام کے حوالے سے اسلامی تاریخ کا ایک روشن باب ہے عصر حاضر میں جو سلسلہ آج بھی قائم ودائم ہے وہ اسی سلسلہ کی باقاعدہ ایک کڑی ہے اورآپ ﷺ کے بعد بھی یہ سلسلہ تاابد قائم ودائم رہے گااسی طرح آپ ﷺ کو آخری نبی بناکر آخری امت عطاء فرماکر آپ ﷺ کے دنیاسے رخصت ہونے کے باوجود آج بھی دنیا کے چپے چپے میں دعوتِ دین اور اشاعتِ اسلام کی تبلیغ ہمیں جابجانظر آتاہے اس طرح یہ ذمہ داری تاقیامت آنے والے لوگوں کے ذمہ لازم کر دیا گیاچناں چہ امتِ مسلمہ میں مختلف ادوار میں یہ سلسلہ مختلف جہات اور پہلو کے حوالے سے ہمیں تاریخ کے اوراق میں ملتاہے۔ دینِ اسلام کی اللہ تعالیٰ نے دنیامیں اپنے دین کی تبلیغ واشاعت کی خاطر تقریباًسوالاکھ حضرات انبیاء کرام علیہم السلام کو مبعوث فرمایا، ان نفوسِ قدسیہ کی دنیامیں آمد کی مقصدِ وحید دینِ الٰہی کی تبلیغ واشاعت تھی، اور دنیا کے انسانوں کو اللہ تعالیٰ کی معرفت کرانااور انہیں ضلالت اور گمراہی کے اتھاہ اندھیروں سے نکالنا تھا۔ دنیاکا قیام دینِ الٰہی کے مرہونِ منت ہے، جب تک اللہ تعالیٰ کا دین عالی دنیامیں رہے گا دنیاکا یہ نظام چلتارہے گااور جب دنیامیں اللہ تعالیٰ کے ماننے والے نہ رہیں تو دنیاکا وجود ہی ختم ہو جائے گا۔

دعوتِ دین کی اہمیت اور ضرورت:

اللہ تعالیٰ نے دنیامیں اپنے دین کی تبلیغ واشاعت کی خاطر تقریباًسوالاکھ حضرات انبیاء کرام علیہم السلام کو مبعوث فرمایا، ان نفوسِ قدسیہ کی دنیامیں آمد کی مقصدِ وحید دینِ الٰہی کی تبلیغ واشاعت تھی، اور دنیا کے انسانوں کو اللہ تعالیٰ کی معرفت کرانااور انہیں ضلالت اور گمراہی کے اندھیروں سے نکالنا تھا۔ دنیاکا قیام دینِ الٰہی کے مرہونِ منت ہے، جب تک اللہ تعالیٰ کا دین عالی دنیامیں رہے گا دنیاکا یہ نظام چلتارہے گااور جب دنیا میں اللہ تعالیٰ کے ماننے والے نہ رہیں تو دنیاکا وجود ہی ختم ہو جائے گا۔

رسول اکرم ﷺ کی سیرتِ طیبہ میں پہلے قدم پر اس امر کا تعین لازمی ہے کہ رسول خداعلیہ الصلوٰۃ والسلام کا مقصدِ بعثت کیا تھا؟ کن عالی مقاصد کے لئے اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے سرورِ کونین کو آخری اور ابدی رسول بناکر دنیامیں بھیجا؟ قرآن کریم میں ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

""{لَقَدْ مَنَّ اللَّهُ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ إِذْ بَعَثَ فِيهِمْ رَسُولًا مِنْ أَنْفُسِهِمْ يَتْلُو عَلَيْهِمْ آيَاتِهِ وَيُزَكِّيهِمْ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ وَإِنْ كَانُوا مِنْ قَبْلُ لَفِي ضَلَالٍ مُبِينٍ}"[1]

"درحقیقت حق تعالیٰ شانہ نے اہلِ ایمان پر یہ عظیم انعام فرمایا کہ جنسِ بنی آدم میں سے ایک کو برگزیدہ شخصیت کو پیغمبر بناکر مبعوث فرمایا، جو قرآنی آیات پڑھ کر انہیں سناتاہے اور انہیں گناہوں اور بری عادات سے صاف کر دیتاہے، اور انہیں کتاب وسنت کی تعلیم سے آراستہ کرتاہے۔ حالانکہ وہ قبل اس کے صریح گمراہی میں مبتلا تھے۔"

متذکرہ بالا آیت کریمہ میں خالقِ کائنات نے اپنے پیامبر کے مقصدِ بعثت کو واضح فرمایاہے کہ آپ ﷺ کے فرائض اور ذمہ داریوں میں سے ایک بنیادی اور اہم نکتہ دینِ الٰہی کی تبلیغ واشاعت ہے۔

آیاتِ قرآنیہ اور نصوصِ شرعیہ کی روشنی میں سید الاولین والاخرین علیہ الصلوٰۃ والتسلیمات کی سب سے ارفع صفت آپ کا بندہ الٰہی اور آخری پیامبر ہونا ہے۔ چنانچہ حقیقت یہ ہے کہ آپ کی بنیادی حیثیت ایسے شخص کی ہے، جسے مقامِ نبوت اور دین کے داعی و مبلغ کی حیثیت سے سرفراز کیا گیا ہے[۲]۔

قرآن کریم کا مطالعہ کرنے سے واضح ہوتا ہے کہ کتاب اللہ نے سب سے زیادہ توجہ سیرت طیبہ کے دعوتی اور ابلاغی پہلو پر دیا ہے، ساقی کوثر کے واقعاتِ دعوت کی طرف اشارات فرمائے ہیں اور دعوت و ابلاغ کے اصول اور اسالیب کی راہنمائی فرمائی ہے، اس حوالے سے مصطفوی سیرت کے اس اہم پہلو کے مختلف جوانب پر قرآنی آیات سے روشنی پڑتی ہے اور اس حوالے سے واضح ہدایات ملتی ہیں۔ قرآن کریم نے سیرت طیبہ کی اس جہت پر متنبہ کرتے ہوئے فرمایا ہے:

"يايها الرسول بلغ ما أنزل إليك من ربك وإن لم تفعل فما بلغت رسالته"[۳]

"اے رسول! آپ کے رب کی طرف سے آپ پر جو کچھ نازل کیا گیا ہے، وہ آپ لوگوں تک پہنچاتے رہیں، اگر ایسا آپ نہ کر پائیں تو آپ نے رسالت کی تبلیغ نہ کی۔"

کلام مجید نے دیگر حضرات انبیاء کرام کے بارے میں اس امر کی تصریح کی ہے کہ انہوں نے لوگوں کو مالکِ کائنات کی طرف دعوت دینے کا پورا اہتمام کیا تھا اور بطریقِ احسن اس فریضے کی تکمیل کی تھی۔ حضرت ہود علیہ السلام کے بارے میں ارشادِ الٰہی ہے کہ انہوں نے اپنی قوم سے کہا:

{أُبَلِّغُكُمْ رِسَالَاتِ رَبِّي وَأَنَا لَكُمْ نَاصِحٌ أَمِينٌ}[٤]

میں تمہیں اپنے پروردگار کی ہدایات پہنچاتا ہوں اور تمہارے لئے خیر خواہ اور امانت دار ہوں۔

ان کے علاوہ کلام ربانی میں کثیر مقامات پر مبعوثینِ رب بالخصوص خالقِ کل کے آخری پیامبر کی فریضہ دعوت کی ادائیگی کی توضیح فرمائی ہے۔ اور اس ضمن میں پیش آمدہ تکالیف و مصائب اور مخالفتوں کا تذکرہ فرمایا ہے۔

رب العالمین کے کلام نے داعی حق صلی اللہ تعالیٰ علیہ و علی آلہ وسلم کے مبلغِ رسالات اللہ ہونے کے وصف کو خصوصی اہتمام کے ساتھ اُجاگر کیا ہے۔ جس کو مختلف پیرایوں اور سیاق وسباق میں ذکر فرمایا گیا ہے۔ سورۃ الصف" میں رب العالمین کا ارشاد ہے:

{هُوَ الَّذِي أَرْسَلَ رَسُولَهُ بِالْهُدَى وَدِينِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهُ عَلَى الدِّينِ كُلِّهِ وَلَوْ كَرِهَ الْمُشْرِكُونَ}[٥]

"وہی (اللہ) ہے جس نے اپنے پیامبر کو ہدایت اور دینِ حق کے ساتھ بھیجا، تاکہ اسے تمام نظام ہائے زندگی پر غلبہ دے۔"

مکاتیبِ نبوی کا تعارف:

رسول اکرم ﷺ نے دنیا کے مختلف فرمان رواوں اور سلاطین کے نام خطوط ارسال فرمائے، جن کا مقصد دینِ الٰہی کی تبلیغ واشاعت، اسلامی ریاست کی سفارتکاری اور مختلف ممالک کے ساتھ تعلقات استوار کرنا تھے۔

رسولِ خدا ﷺ کے مکاتیب متنوع قسم کے سیاسی، معاشی اور معاشرتی معاہدات پر مشتمل ہیں جن کی وجہ سے مدینۃ الرسول ایک عالمی مرکز کے طور پر ابھرا، اور ان روابط کے نتیجے میں مدینہ طیبہ قلیل عرصے میں روئے زمین پر ایک روحانی، علمی، معاشرتی اور سیاسی مرکز بن گیا۔ آپ ﷺ نے جو معاہدات کئے اور جو خطوط مختلف لوگوں کی جانب ارسال فرمائے وہ بیش قیمت اصلاحی، روحانی، تبلیغی اور معاشرتی اصول وضوابط پر مشتمل تھے، آپ ﷺ کے معاہدات میں میثاقِ مدینہ اہم مقام رکھتا ہے۔ معروف محقق اور سیرت نگار ڈاکٹر حمید اللہ مرحوم لکھتے ہیں: رسولِ

خدا ﷺ کے مکاتیب کو یکجا کرنے کا ذوق حضرات صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین کے زمانے میں موجود تھا، کسی بھی عہد کے سیاسی امور اور معاشرتی حالات کو سمجھنے میں اس زمانے کی سرکاری خط و کتابت کو کلیدی حیثیت حاصل ہوتی ہے، اور وہی زیادہ قابلِ اعتماد ذریعہ ہوتے ہیں۔ رسولِ خدا ﷺ کے مبارک دور کے کئی دستاویزات ناپید ہو چکے ہیں، مگر جو کچھ محفوظ ہے، اس کی مثال بھی گزشتہ انبیاء کرام علیہم السلام اور سابقہ حکمرانوں کے ہاں نہیں ملتی۔[٦]

ڈاکٹر صاحب موصوف کو رسول اکرم ﷺ کے معاہدات اور مکتوبات کو جمع کرنے اور ان کی تحقیق و تنقیح کا بڑا ذوق ملا تھا، جس کی بدولت آپ نے مختلف ایسی تحقیقات منظرِ عام پر لائی ہیں، جنہیں دیکھ کر آپ کی محنت، جدوجہد اور ذوقِ مطالعہ پر رشک آنے لگتا ہے۔ آپؒ نے مختلف براہین سے یہ بات ثابت کی ہے کہ دنیا کا سب سے پہلا تحریری دستور "میثاقِ مدینہ" ہے۔ اس سے پہلے دنیا کی تاریخ میں کوئی تحریری دستور نہیں ملتا۔ ڈاکٹر صاحب مرحومؒ نے ثابت کیا ہے کہ اس دستور کی اہمیت نہ صرف مسلمانوں کے ہاں مسلم ہے بلکہ غیر مسلموں نے بھی اس کی اہمیت اور عظمت کا اعتراف کیا ہے، اور مختلف تاریخی کتابوں میں اس کے حوالے دیئے ہیں۔[٧]

آپ ﷺ کے تحریری معاہدات اور دستاویزات کے دیرپا اثرات مرتب ہوئے ہیں، چنانچہ میثاقِ مدینہ کے بدولت مدینہ منورہ نہ صرف باقاعدہ ریاست کی شکل اختیار کر گیا بلکہ اس کے نتیجے میں مختلف عقیدے اور نظریات کے حامل لوگ ایک لڑی میں پروئے گئے، اور مرکزی حکومت قیام میں آگئی۔ میثاق مدینہ سے یہاں پر ایک ایسی حکومت اور معاشرے کا وجود یقینی ہو گیا جس کی بنیاد بین الاقوامی اصولوں پر تھا۔ علاوہ ازیں مکاتیبِ نبوی ﷺ نہ صرف سفارتکاری کے کام آئے بلکہ ان کی حیثیت متنوع تھی چنانچہ انہیں سیاسی درجہ حاصل تھا، اور امن و امان کے حوالے سے بنیادی اہمیت رکھتے تھے۔ ان مکاتیب میں نہ صرف مسلمانوں کے حقوق کا تحفظ تھا بلکہ غیر مسلم شہریوں کے تحفظ کے حوالے سے بھی بنیادی راہنمائی موجود تھی۔ مکتوباتِ نبوی ﷺ کے ذریعے عہدِ رسالت کے تمدن و تہذیب، مدنی ریاست کے نمایاں خدوخال، ریاستِ مدینہ کی داخلہ و خارجہ پالیسی اور بہت سے مسائل و احکام کو سمجھنے میں مدد ملتی ہے۔[٨]

اس تناظر میں مکاتیب رسول اکرم ﷺ اور آپ کے سیاسی وثیقہ جات کی اہمیت بہت واضح ہے کہ یہ دستاویزات درحقیقت، عالم اسلام کے اندر ملکی و بین الاقوامی سیاسی روابط اور قوانین کی تشکیل کا بنیادی منبع ہیں۔ لہٰذا ضروری ہے کہ مکاتیب الرسول ﷺ اور عصر نبوی اور خلفائے راشدین کے عصر کے سیاسی وثیقہ جات کے منابع کی حتی الامکان تنقیح کی جائے تاکہ ان منابع سے استفادہ کرتے ہوئے ممالک اسلامیہ کے ارباب سیاست قانون سازی کر سکیں۔ عہد نبوی ﷺ اور خلفائے راشدین کے عصر کے مکاتیب اور سیاسی وثیقہ جات پر عالم اسلام کے معروف محقق، سیرت نگار اور مذہبی اسکالر ڈاکٹر محمد حمید اللہ کی تصنیف "الوثائق السیاسیۃ" ایک قابل ذکر اثر اور خاص اہمیت کی حامل کتاب ہے۔ اس بین الاقوامی شہرت یافتہ کتاب میں اسلام کی پہلی صدی ہجری کی تین سو سے زیادہ تحریری دستاویزات کو تحقیق کے بعد جمع کیا گیا ہے۔

مکاتیبِ نبوی ﷺ کی خصوصیات و امتیازات:

رسول اکرم ﷺ کے مکتوباتِ گرامی بیش بہا ظاہری اور معنوی خصوصیات و امتیازات کے حامل ہیں، آپ ﷺ کے خطوط میں شاہانِ عالم کی طرح تصنع و تکلف کا نام و نشان نہیں ہے، اور نہ ہی بلاضرورت طوالت اور القابات و تعظیمات نظر آتے ہیں، بلکہ آپ ﷺ کے خطوط سادگی، بے تکلفی اور عام فہمی کا شاہکار ہیں۔ وما انا من المتکلفین کا عملی نمونہ دیکھنا ہو تو مکاتیبِ نبوی کی مراجعت کی جائے، جہاں باوجود فصاحت و بلاغت پر قدرت کے عبارت آرائی اور بیان کی نمائشوں کا دور دور تک اثر نہیں ہے۔ ان مکتوبات مقدسہ کی معنوی خصوصیات احاطہ تحریر میں نہیں لائی جا سکتیں، کیونکہ ان میں دینِ الٰہی کی دعوت، حق کی تبلیغ و اشاعت اور احکامِ الٰہیہ کا بلیغ انداز میں بیان ہے۔ معاشرتی مسائل اور احوال ان سے

عیاں ہوتے ہیں، اور امن وامان اور سکون وآشتی کے اصول پر مشتمل ہیں، احکامِ اسلام کے بیان کے ساتھ ساتھ دینی احکام کے مصالح پر بھی روشنی ڈالی گئی ہے۔ اندازِ کلام شاہانہ کے بجائے ناصحانہ ہے، جس سے مخاطب کے دل میں رحمت وشفقت کے جذبات ابھرتے ہیں، اور اس کو یقین ہوتا ہے کہ مجھ سے خطاب کرنے والا میرا خیر خواہ اور ہمدرد ہے اور میری بھلائی اور کامیابی کا متمنی ہے۔ گزرتے زمانے کے ساتھ ان خطوط ومکاتیب کی معنویت اور اثر انگیزی پر کوئی فرق نہیں پڑا، بلکہ پڑھنے والا آج بھی ان کی چاشنی اور تازگی محسوس کرتا ہے۔[۹]

رسول اکرم ﷺ نے اپنے مکتوباتِ گرامی کے ذریعے اس زمانے میں پائے جانے والے مختلف اقوام کو مخاطب فرمایا، اور ان کے ذریعے ان لوگوں تک پیغامِ ربانی پہنچایا، آپ ﷺ کے مخاطبین میں مندرجہ ذیل طبقات والے زیادہ قابلِ ذکر ہیں:

۱: مشرکینِ عرب

۲: عیسائی

۳: یہودی

۴: زرتشتی (مجوسی)

علاوہ ازیں بعض روایات اس بات کی بھی نشاندہی کرتی ہیں کہ پیامبر پاک ﷺ نے عرب کے ساتھ ساتھ غیر عرب اقوام کے ساتھ بھی خط وکتابت جاری رکھا، اور انہیں بھی اپنے خطوط کے ذریعے تعلیماتِ ربانی سے روشناس کرایا۔ اور ان مکاتیب کے اثرات سے وہ لوگ بھی فیض یاب ہوئے ہیں۔ رسول اکرم ﷺ نے اپنے خطوط میں مخاطبین کے احوال کی رعایت رکھی، اور فصاحت وبلاغت کے قواعد واصول کے مطابق کوئی ایسا کلام ذکر نہ کیا جو بلاضرورت یا بلافائدہ ہو۔ نیز آپ ﷺ نے نہایت موثر طریقے سے انہیں اسلام کی دعوت دی، اور کوئی ایسا طریقہ نہیں اپنایا جس کے نتیجے میں وہ لوگ اسلام کے قریب ہونے کے بجائے اسلامی تعلیمات سے متنفر ہوں یا اسلام کے بارے میں ان کے دل میں کوئی منفی پہلو پیدا ہو۔ جو لوگ عقیدہ توحید کے منکر تھے ان کی جانب بھیجے گئے خطوط میں نہایت لطیف پیرائے میں توحید پر زور دیا گیا ہے، یہی وجہ ہے کہ ہرقل اور مقوقس کے نام جو خطوط آقائے نامدار علیہ السلام نے روانہ فرمائے ان میں اپنے نام کے ساتھ عبد اللہ اہتمام کے ساتھ درج کیا گیا، کیونکہ یہودی حضرت عزیر علیہ الصلوۃ والسلام کو فرزندِ الٰہی مانتے تھے جبکہ عیسائی حضرت مسیح علیہ السلام کو، تو آپ ﷺ نے عبد اللہ لکھ کر لطیف پیرائے میں ان کے اس عقیدے کی نفی فرمائی۔[۱۰]

ایران کے رہنے والے ثنویت کے قائل تھے، اور ان کے ہاں خیر کا خدا الگ جبکہ شر کا الگ تھا، اس لئے خسرو پرویز کی جانب آپ ﷺ نے جو نامہ مبارک روانہ فرمایا اس میں توحیدِ الٰہی پر خصوصی توجہ دی گئی تھی، اور انہیں اس جانب متوجہ کیا کہ جو دین آپ ﷺ لے کر آئے ہیں وہ بین الاقوامی اور عالمگیر ہے۔ اسی طرح جو لوگ شرک کے قائل تھے اور اللہ تعالیٰ کے ساتھ دیگر خداوں کو معبود مانتے تھے ان کی جانب روانہ کئے گئے مکتوبات میں بھی توحید پر زور دیا گیا تھا، تاکہ ان کے سامنے دین کا صحیح رخ آسکے اور اس شرک وکفر کی گمراہیوں سے باہر نکل سکیں۔ اگر رسول اکرم ﷺ کے مکاتیب گرامی کا بغور جائزہ لیا جائے تو ان میں توحید باری تعالیٰ کی تبلیغ اور احکامِ شرعیہ کی تعلیم کا عنصر نمایاں نظر آتا ہے۔[۱۱]

مکاتیب نبوی ﷺ کے بنیادی عناصر:

پیامبر خدا ﷺ نے دنیا کے مختلف ممالک کی جانب جو دعوتی وتبلیغی خطوط روانہ فرمائے، ان کے بنیادی اجزاء حسبِ ذیل ہیں:

۱. ان مکاتیب کا آغاز رحمٰن ورحیم ذات کے مبارک نام سے کیا گیا ہے۔

۲. ختم الرسل ﷺ کا اسم مبارک جس کے ساتھ بعض لازمی صفات کا تذکرہ ہوتا۔

۳. جس کی طرف خط لکھا جاتا اس کا نام۔
۴. کوئی ایسا جملہ جو امن و آشتی پر دلالت کرتا ہو۔
۵. مکتوب گرامی کا صلبِ مضمون عموماً اختصار پر مشتمل ہوتا، اور نہایت عمدہ و مناسب الفاظ کا چناو ہوتا، گویا دریا بکوزہ کا مصداق ہو۔
۶. مکتوب گرامی کے آخر میں مہرِ نبوت۔ [۱۲]

مکتوباتِ نبوی ﷺ کی جامعیت اور اثر انگیزی:

رسول اکرم ﷺ کو اللہ تعالیٰ نے جوامع الکلم سے نوازا تھا آپ ﷺ مختصر کلام کے ذریعے بلیغ مضمون بیان فرماتے۔ ارشادِ نبوی ﷺ ہے: "أعطيت جوامع الكلم آپ علیہ السلام کی اس جامعیت کا اثر جہاں آپ کے خطبات اور ارشادات میں نمایاں نظر آتا ہے، اسی طرح یہ اثر انگیزی جامعیت، فصاحت وبلاغت آپ ﷺ کے مکتوباتِ گرامی اور آپ ﷺ کے تحریر کردہ معاہدات میں بھی واضح ہے۔ آپ ﷺ کے خطوط میں جہاں ایک طرف ایجاز کے پہلو کو مد نظر رکھا گیا ہے اور بلاضرورت تطویل سے اجتناب کیا گیا ہے وہاں آپ علیہ السلام کے ان مکاتیب میں جامعیت اور لطافت کا عنصر بھی نمایاں ہے، نہ تو ایجاز ایسا ہے جو مفہوم کو ادا کرنے سے قاصر ہو اور نہ تطویل سے کام لیا گیا ہے، گویا آپ ﷺ کے مکتوبات انشا پردازی اور کتابت کے لئے ایک عمدہ نمونہ ہیں۔ دوسری جانب آپ علیہ الصلوۃ والسلام کے خطوط سے ہمدردی، خیر خواہی اور محبت والفت ٹپکتی ہے، جس کی وجہ سے مخاطب ان سے متاثر ہوئے بغیر نہیں رہ سکتا، اور از دل خیز دبر دل ریز د کا عملی نمونہ ہیں، الفاظ کا حسنِ انتخاب بھی مکاتیبِ نبوی کی نمایاں خصوصیات میں سے ہے، چنانچہ آپ علیہ السلام نے ہر مخاطب کے احوال اور متعلقات کو پیشِ نظر رکھتے ہوئے اتنے عمدہ الفاظ کا انتخاب فرمایا ہے جس کی مثال پیش نہیں کی جاسکتی۔ علاوہ ازیں خطوطِ نبوی کی جامعیت کے تناظر میں ان خطوط کے اندر ایک طرف دعوت و تبلیغ کا پہلو ہے تو دوسری طرف ادبیت کی چاشنی نمایاں ہے، الفاظ کی عمدگی اور حسنِ انتخاب کے ساتھ ساتھ دینِ اسلام کی دعوت کو نہایت عمدگی اور موزوں طریقے سے ادا کیا گیا ہے، دعوتی جذبہ اور تبلیغِ اسلام کا فریضہ جہاں ان مکاتیب کے ذریعے ادا کیا گیا ہے وہاں ان کی ادبی اور معنوی حیثیت بھی عیاں ہے۔ آپ ﷺ کے ان خطوط سے دینِ اسلام کی عالمگیریت واضح ہوتی ہے، الفاظ میں عمومیت کا پہلو نظر آتا ہے، اور انفرادیت کی بجائے اجتماعیت کا عنصر واضح ہے۔ یہی وجہ ہے کہ مکتوباتِ نبوی ﷺ انفرادی اور اجتماعی ہر اعتبار سے نہایت اہمیت کے حامل ہیں۔ [۱۳]

مکتوباتِ نبوی ﷺ کی علمی وادبی اہمیت:

رسول اکرم ﷺ کے مکتوبات گرامی میں جہاں دعوت و تبلیغ کے اسرار و رموز اور علمی و دینی مسائل پائے جاتے ہیں وہاں یہ ذخیرہ علمی وادبی عظمت کا بھی حامل ہے، ان کی علمی، ادبی اور بلاغی جہات پر اہلِ علم نے بہت کچھ لکھا ہے، جس سے ان کی علمی حیثیت واضح ہوتی ہے۔ علی بن حسین کے بقول ان مکاتیب کی ادبی و علمی شان مسلّم ہے، ان میں ایک جانب سادگی واختصار پایا جاتا ہے تو دوسری طرف ان کا علمی اسلوب بھی کمال کا ہے، اور اس کے ساتھ ساتھ یہ معنویت سے بھی بھرپور ہیں، ان مکاتیب کو بلاغت کے اصول کی روشنی میں پرکھنے کی ضرورت نہیں، بلکہ بلاغت کے اصول ان سے مستنبط اور واضح ہوتے ہیں، ان میں اگرچہ فلسفیانہ نکات اور موشگافیاں نہیں مگر ان کی ہمہ گیریت اور اثر انگیزی روزِ روشن کی طرح عیاں ہے۔ [۱۴]

مولانا سید محبوب احمد رضویؒ نے بھی رسول اکرم ﷺ کے مکتوبات اور آپ ﷺ کے معاہدات کی ادبی و علمی حیثیت پر سیر حاصل گفتگو کی ہے، آپؒ نے جن نکات کی نشاندہی فرمائی ہے ان کا خلاصہ یہ ہے کہ مکاتیبِ نبوی ﷺ میں اختصار کا پہلو نمایاں ہوتا تھا، اور یہ سادگی کا مرقع ہوا کرتے تھے، فلسفیانہ مباحث اور منطقی موشگافیوں کی بجائے عام فہمی، اثر انگیزی اور سادگی کو ترجیح دی گئی تھی، کیونکہ آپ ﷺ کا مقصدِ اصلی اللہ تعالیٰ کا

پیغام لوگوں تک پہنچانا تھا اور اس ضمن میں سادگی اور عام فہمی کی تاثیر فلسفیانہ موشگافیوں سے کہیں بڑھ کر ہوتی ہے۔ منطقی مباحث اور فلسفیانہ نکات کا سہارا اس وقت لینا پڑتا ہے جب مخاطب کو مرعوب کرنا مقصود ہو یا اپنے مدعا پر مضبوط دلائل نہ ہوں جبکہ آپ ﷺ کا مقصد نہ تو دوسروں کو مرعوب کرنا تھا اور نہ ہی آپ کا مدعا ایسا تھا جس کے لئے منطقی و فلسفی اصولوں کا سہارا لینے کی ضرورت ہو، بلکہ آپ کے مدعا پر براہین قاطعہ موجود تھے اور ہر صاحبِ عقل شخص معمولی غور کرنے سے اس کا قائل ہو جاتا، اس لئے آپ ﷺ نے سادگی اور اثر انگیزی کو ترجیح دی اور شاہانِ عالم کی طرح دوسروں کو مرعوب کرنے کو گوارا نہ سمجھا۔[۱۵]

خلاصہ یہ کہ آپ ﷺ کے مکتوبات گرامی میں جہاں دعوتی و تبلیغی اصول و ضوابط ملتے ہیں وہاں ان مکاتیب کی علمی و ادبی شان بھی ایسی ہے جس پر پورے پورے دفاتر لکھے جاسکتے ہیں، اور ان کی ادبی، بلاغی اور علمی پہلوؤں سے تحقیق و علم کے نئے باب کھلتے ہیں۔

مکاتیبِ نبوی ﷺ تحریر کرنے والے حضرات صحابہ کرام:

رسولِ خدا ﷺ کے مکتوبات لکھنے والے حضرات کی تفصیل میں جانے سے پہلے اس بات کی وضاحت ضروری ہے کہ یہ کوئی معمولی سعادت نہیں تھی بلکہ اس وقت کے انتظامی عہدوں اور دیگر ذمہ داریوں سے کہیں بڑھ کر اس عمل کی اہمیت تھی، کیونکہ اس کے ذریعے رسولِ خدا ﷺ کے مقصدِ بعثت کو اطرافِ عالم کی جانب پہنچانا مقصد تھا، اور شاہانِ عالم کو آپ ﷺ کے مقاصدِ بعثت کی آگاہی، مقصدِ حیات سے روشناس کرانا اور انہیں راہِ راست کی طرف متوجہ کرنا تھا، اس لئے جن لوگوں کے نصیب میں یہ عمل آیا وہ بڑے سعادت مند اور عظیم المرتبت لوگ تھے۔ درحقیقت آپ ﷺ کے مکاتیب گرامی وحی الٰہی کی ہی ایک قسم تھی، نصِ قرآنی کے مطابق آپ ﷺ کے ہر قول باری تعالیٰ کی جانب سے ہے اور آپ ﷺ کی ہر بات وحی الٰہی ہے، اس لئے مکاتیب کو لکھنا درحقیقت وحی متلو کی کتابت تھی، جو دینِ اسلام کی عظیم خدمت اور اشاعتِ اسلام کا ایک موثر ذریعہ تھا۔ یہ سعادت جن لوگوں کے حصے میں آئی ان کی تعداد میں اختلاف ہے، مختلف مورخین اور اصحابِ سیر نے ان کی تعداد مختلف بتائی ہے ہر ایک نے اپنی تحقیق اور جستجو کا نتیجہ ذکر کیا ہے، لیکن یہ بات طے ہے کہ ان کی تعداد پینتالیس (۴۵) سے کم نہیں تھی، تاہم اس سے زیادہ ہوسکتی ہے۔ دراصل صورتحال یہ تھی کہ کتابت کے لئے باقاعدہ کوئی ایک یا دو اشخاص متعین نہیں تھے، بلکہ مختلف مواقع پر جو حضرات میسر آتے ان سے یہ خدمت لی جاتی اس لئے ان کی تعداد مختلف ہے۔[۱۶]

مختلف حضرات نے اس مسئلے کو موضوعِ تحقیق بنایا ہے اور رسول اکرم ﷺ کے مکاتیب و معاہدات لکھنے والے حضرات کی جمع و ترتیب کے ساتھ ساتھ ان کے تعارف، مناقب اور خدمات کا بھی تفصیلی جائزہ پیش کیا ہے۔ معروف محقق و مصنف محمود شیث خطاب نے اس موضوع پر مستقل کتاب لکھی ہے جس کا نام "سفراء النبی علیہ الصلوۃ والسلام" ہے، اس کتاب میں فاضل مولف نے کاتبینِ رسول کے اسماء گرامی اور ان کا مختصر تعارف پیش کیا ہے۔[۱۷]

علاوہ ازیں ڈاکٹر یسین مظہر صدیقیؒ نے بھی اپنی کتاب "عہدِ نبوی ﷺ کا نظامِ حکمرانی" میں ان حضرات کے اسماء گرامی ذکر کئے ہیں، جن میں سرِ فہرست رسول اکرم ﷺ کے چچازاد بھائی حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں، ان کے علاوہ حضرت ابی بن کعب، حضرت عثمان، حضرت حذیفہ بن یمان اور حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم اس فہرست میں شامل ہیں۔[۱۸]

رسول اکرم ﷺ کے کاتبین کی کل تعداد تقریباً چھپن ہے، جنہیں پانچ انواع میں منقسم کیا گیا ہے، جس کا خلاصہ حسبِ ذیل ہے:

۱. چونتیس حضرات ایسے تھے جن سے رسولِ خدا ﷺ قرآن کریم اور مکاتیب گرامی لکھوایا کرتے تھے۔ ان حضرات کو عام طور پر کاتبینِ رسول ﷺ کے نام سے موسوم کیا جاتا ہے۔

۲. کاتبین جامعین: اس سے مراد وہ اصحاب ہیں جنہوں نے اپنے طور سے قرآن مجید کو ضبطِ تحریر میں لایا، اور اپنے شوق سے کلامِ الٰہی کی کتابت کی، یہ چھ حضرات ہیں۔

۳. کاتبینِ مصاحف: اس سے مراد وہ تین خوش قسمت حضرات صحابہ ہیں جنہوں نے مصحفِ عثمانی کی کتابت کا فریضہ انجام دیا۔

۴. کاتبینِ حدیث: یہ سات حضرات ہیں، جو حدیثِ رسول ﷺ کی کتابت کی سعادت سے بہرہ مند ہوئے، اور کتابتِ حدیث کی بنیاد ڈالی۔

۵. کاتبینِ محض: یہ چھ حضرات صحابہ ہیں جو کتابت جانتے تھے، اور طرزِ تحریر سے باخبر تھے۔[۱۹]

دینِ اسلام کی اشاعت میں مکاتیبِ نبوی کا کردار:

صلحِ حدیبیہ کے بعد رسولِ اکرم ﷺ کو قدرے اطمینان سے اسلام کی دعوت اور تبلیغ کا موقع ملا، اس لئے آپ ﷺ نے اس موقع سے فائدہ اٹھاتے ہوئے اسلام کے عالمگیر اور آفاقی پیغام کو دنیا کے مختلف ممالک کے فرمان رواوؤں کی جانب بھیجا، اور عالمی راہنماوؤں کو اسلام کے آفاقی نظام اور تعلیمات سے روشناس کرایا، ان خطوط کا بنیادی مقصد مختلف ممالک کے سلاطین اور عالمی راہنماوؤں کو اسلام کی دعوت دینا اور انہیں اللہ تعالیٰ کی طرف بلانا تھا۔ ابن سعد کے بیان کے مطابق حدیبیہ سے واپسی پر محرم سات ہجری میں آپ ﷺ نے ایک ہی دن میں چھ حضرات صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو دعوتی خطوط دے کر روانہ فرمایا تھا۔

رسول اکرم ﷺ نے ہرقل کے نام جو مکتوب گرامی بھیجا تھا، صحیح بخاری کے مطابق اس کا متن حسبِ ذیل ہے:

" بسم الله الرحمن الرحيم، من محمد عبدالله ورسوله إلى هرقل عظيم الروم: سلام على من اتبع الهدى، أما بعد، فإني أدعوك بدعاية الإسلام، أسلم تسلم، يؤتك الله أجرك مرتين، فإن توليت فإن عليك إثم الأريسيين " و {يا أهل الكتاب تعالوا إلى كلمة سواء بيننا وبينكم أن لا نعبد إلا الله ولا نشرك به شيئا ولا يتخذ بعضنا بعضا أربابا من دون الله فإن تولوا فقولوا اشهدوا بأنا مسلمون}"[۲۰]

"آغاز اللہ کریم کا نام لے کر رحمٰن ورحیم ہے، یہ خط اللہ تعالیٰ کے بندے اور رسول حضرت محمد ﷺ کی طرف سے روم کے بادشاہ ہرقل کی طرف ہے۔ اس شخص پر سلامتی ہو جو اسلام لے آئے۔

میں آپ کو اسلام کی دعوت دیتا ہوں، آپ اسلام لے آئیں سلامتی پائیں گے، اور اللہ تعالیٰ آپ کو دوگنا اجر دے گا، اگر آپ نے اعراض کیا تو کاشتکاروں کا وبال بھی آپ پر ہو گا۔

اس کے بعد اس خط میں قرآن کریم کی ایک آیت درج تھی جس میں اہلِ کتاب کو دینِ اسلام کی دعوت دی گئی ہے۔

حبشہ کے بادشاہ اصحمہ نجاشی کی طرف آپ ﷺ نے جو مکتوبِ گرامی ارسال فرمایا تھا، اس کا کچھ حصہ یہاں نقل کیا جاتا ہے:

"«بسم الله الرحمن الرحيم من محمد رسول الله إلى النجاشي الأصحم ملك الحبشة سلام عليك فإني أحمد إليك الله الملك القدوس المؤمن المهيمن وأشهد أن عيسى ابن مريم روح الله وكلمته ألقاها إلى مريم البتول الطيبة الحصينة فحملت بعيسى فخلقه من روحه ونفخه كما خلق آدم بيده ونفخه، وإني أدعوك إلى الله وحده لا شريك له والموالاة على طاعته، وأن تتبعني وتؤمن بي وبالذي جاءني فإني رسول الله."[۲۱]

اس مکتوب گرامی میں بھی آپ ﷺ نے اللہ تعالیٰ کے حمد وثناء کے بعد حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی نبوت کا اقرار فرمایا ہے، اور اس کے بعد نجاشی کو توحیدِ الٰہی اور نبوتِ محمدی ﷺ کی تصدیق کی دعوت دی ہے۔

اس مکتوبِ نبوی کا اثر یہ تھا کہ نجاشی مشرف بہ اسلام ہوا، چنانچہ جب اس کا انتقال ہوا تو آپ ﷺ نے حضرات صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو ان کے لئے دعائے مغفرت کی تاکید فرمائی۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت کے مطابق مکتوباتِ نبوی کا بنیادی مقصد ہی دعوتِ دین تھا، چنانچہ سنن ترمذی کی روایت ہے:

"عن أنس: أن رسول الله عليه الصلوة والسلام كتب قبل موته إلى كسرى وإلى قيصر وإلى النجاشي وإلى كل جبار يدعوهم إلى الله."[۲۲]

خادمِ رسول ﷺ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا فرمان ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے دنیا سے تشریف لے جانے سے پہلے کسریٰ، قیصر، نجاشی اور مختلف حکمرانوں کے نام خطوط بھیجے جن میں انہیں اللہ تعالیٰ کی طرف بلایا اور دینِ حق کی دعوت دی۔

حاصل یہ کہ رسول اکرم ﷺ نے جہاں لوگوں کو انفرادی طور پر دینِ حق کی طرف بلایا، تو دوسری طرف آپ ﷺ نے سربراہانِ ممالک، قبائل کے سرداروں اور اطرافِ عالم کے بادشاہوں کو بھی اللہ تعالیٰ کی طرف بلایا اور اس مقصد کی خاطر ان کی جانب مکتوباتِ گرامی بھیجے، جن کے نتیجے میں مختلف ممالک میں اسلام کا آفاقی پیغام پہنچا، اور بہت سے لوگ مشرف بہ اسلام ہوئے۔

خلاصہ ونتائج بحث

(۱) رسول اللہ ﷺ کے مکتوبات گرامی عام فہمی، سادگی، اختصار اور بے تکلفی پر مشتمل ہیں، اور تصنعات، تکلفات، عبارت آرائی اور بے مقصد طوالت سے خالی ہیں۔

(۲) رسول اکرم ﷺ نے اپنے مکاتیب کے ذریعے بنیادی طور پر چار مختلف مذاہب سے تعلق رکھنے والوں (مشرکینِ عرب، عیسائی، یہودی اور زرتشتی) کو مخاطب فرمایا ہے۔

(۳) مکاتیبِ نبوی ﷺ کی تدوین وترتیب پر بہت سے لوگوں نے لکھا، اور اس کی تدوین کا سہرا مدائن کے رہنے والے مایہ ناز سیرت نگار علی بن محمد (ت ۲۱۵ھ) کے سر ہے، جس نے بطورِ خاص مکتوباتِ نبوی کو اپنا موضوعِ بحث بنایا اور اس حوالے سے چھ مختلف کتابیں لکھی ہیں۔

(۴) ڈاکٹر محمد حمید اللہ مرحوم نے اپنی مایہ ناز کتاب """الوثائق السیاسیۃ فی العہد النبوی ﷺ والخلافۃ الراشدہ" میں تین سو سے زیادہ مکتوبات وتحریری دستاویزات کو جمع کیا ہے۔

(۵) "الوثائق السیاسیۃ" میں عہدِ نبوی ﷺ کی ۱۵۳ دستاویزات جمع کی گئی ہیں جبکہ عہدِ خلافتِ راشدہ کے وثائق اور دستاویزات اس کے علاوہ ہیں۔

(۶) رسول اللہ ﷺ کے مکاتیب گرامی دعوتی، تبلیغی، ادبی، بلاغی، عملی، سیاسی اور بین الاقوامی امور کے حوالے سے بیش قیمت مفید معلومات کا مرقع ہیں، جو مختلف علمی وعملی پہلوؤں کے حوالے سے آگاہی وراہنمائی کا ذریعہ ہیں۔

(۷) مکاتیبِ نبوی کا سب سے نمایاں پہلو دعوتِ دین اور تبلیغِ اسلام ہے، اور حقیقت یہ ہے کہ عالمی سطح پر اسلام کو عام کرنے اور عالمی راہنماؤں کو اسلام کی طرف راغب کرنے میں ان مکاتیب کا بڑا کردار رہا ہے۔

حوالہ جات

[1] آل عمران:۱۶۴

Al-Imran (164)

[2] انور محمود خالد، ڈاکٹر، اردو نثر میں سیرت رسول ﷺ، اقبال اکادمی، لاہور، مطبوعہ ۱۹۸۹ء، ص۴۷

Anwar Mahmood Khalid, Dr, Urdu Nasar me Seerat e Rasool, Iqbal academy, Lahore, 199, Page no: 47.

[3] المائدۃ:۶۷

Al_Maida (67)

[4] الأعراف:۶۸

Al_Aaraf (6)

[5] التوبۃ:۳۳

Al_Toba (33)

۶۔ محمد حمید اللہ، ڈاکٹر، رسول اکرم ﷺ کی سیاسی زندگی، کراچی، دارالاشاعت، اشاعت ہفتم، ۱۹۸۷ء، ص ۳۱۱

Muhammad Hadeedullah, Dr, Rasool e Akram ﷺ ki siyasi zandagi, Darul Ishaat, Karachi, 197, Page: 311.

۷۔ محمد حمید اللہ، ڈاکٹر، عہدِ نبوی ﷺ میں نظام حکمرانی، کراچی، اردو اکیڈمی، ۱۹۸۷ء، ص ۷۷

Muhammad Hadeedullah, Dr, Ahd e Nabavi me Nizam e Hukumrani, Karachi, Urdu academy, 197, Page: 77.

۸۔ رضوی، سید محمد محبوب احمد، مولانا/ مکتوباتِ نبوی ﷺ، لاہور، گوہر پبلی کیشنز، ص ۲۹

Razvi, Sayed Muhmmad Mahboob Ahmad, Maktoobat e Nabavi ﷺ, Gohar publications, Lahore, Page: 29.

۹۔ نفس مصدر، ص ۳۱

Ibid.

۱۰۔ طبری، ابو جعفر محمد بن جریر بن یزید، تاریخ الرسل والملوک، قاہرہ، دارالمعارف ج ۲، ص ۶۵۴، نیز دیکھئے: ☆زرقانی، محمد بن عبدالباقی، شرح مواہب اللدنیہ، مصر، المطبعۃ الازھریۃ، ج ۳، ص ۲۴،

Tabari, Abu Jafar Muhammad bin Jareer bin Yazid, Tarikh ul Rusul wal Mulook, Qahira, Dar ul Maarif, Vol: 2, Page: 654.

Zurqani, Muahammd bin Abdul Baqi, Sharh Mawahib al Laduniya, Egypt, Al_Matbat ul Azhariya, Vol: 3, page:24.

☆ محمد حمید اللہ، الوثائق السیاسیۃ، مصر، لجنۃ التالیف والترجمۃ، ۱۹۴۱ء، ص ۴۵، نیز دیکھئے ص ۲۶ و ص ۴۹

Muhammad Hadeedullah, Dr, Al_Wasaiq ul Siyasiya, Egypt, Lajnat ul Talif wal Tarjama, 1941, page: 45.

☆ محمود شیت خطاب، سفراء النبی ﷺ، جدہ، دارالاندلس، ۱۴۱۷ھ / ۱۹۹۶ء، ج ۱، ص ۷۳، ۱۱۹

Mahmood Shith Khattab, Sufara ul Nabi, Jiddah, Dar ul Undalas, 1996, Vol: 1, Page: 119.

۱۱۔ رضوی، سید محبوب احمد، مولانا، مکتوبات نبوی ﷺ، لاہور، گوہر پبلی کیشنز، ص ۳۲

Razvi, Sayed Muhmmad Mahboob Ahmad, Maktoobat e Nabavi ﷺ, Gohar publications, Lahore, Page: 32.

۱۲۔ رضوی، سید محبوب احمد، مولانا، مکاتیب نبوی ﷺ، لاہور، گوہر پبلی کیشنز، ص ۳۲، ۳۳

Razvi, Sayed Muhmmad Mahboob Ahmad, Maktoobat e Nabavi ﷺ, Gohar publications, Lahore, Page: 32, 33.

۱۳۔ ایضاً ص ۳۵

Ibid.

۱۴۔ علی بن حسین علی الاحمدی، مکاتیب الرسول ﷺ۔ ص ۱۱، ۱۲

Ali bin Husain Ali Ahmadi, Makatib ul Rasool, Page: 11, 12.

۱۵۔ رضوی، سیّد محبوب احمد، مولانا، مکاتیبِ نبوی ﷺ، لاہور، گوہر پبلی کیشنز، ص ۳۶

Razvi, Sayed Muhmmad Mahboob Ahmad, Maktoobat e Nabavi ﷺ, Gohar publications, Lahore, Page: 36.

۱۶۔ صدیقی، یاسین مظہر، پروفیسر، عہدِ نبوی ﷺ کا نظام حکومت، لاہور، الفیصل ناشران، ۱۹۹۴ء ص ۲۱، مزید تفصیل کے لیے دیکھیے: ابن سعد، ابوعبد اللہ محمد، الطبقات الکبریٰ جلد اول، بیروت، دار بیروت، للطباعۃ والنشر، ۱۳۹۸ھ۔ الکتانی، محمد عبدالحی بن عبد الکبیر الادریسی، نظام الحکومۃ النبویۃ المسمیٰ بالتراتیب الاداریۃ، بیروت، دار الکتب العلمیۃ، ۱۴۲۲ھ۔

Siddique, Yaseen Mazhar, Professor, Ahd e Nabavi ka Nizam e Hukoomat, Lahore, Al_Faisal, Nashiran, 1994, Page: 21.

۱۷۔ محمود شیت خطاب، سفراء النبی ﷺ، ج ۱، ص ۲۴۹۔ ۲۶۸

Mahmood Shith Khattab, Sufara ul Nabi, Jiddah, Dar ul Undalas, 1996, Vol: 1, Page: 249, 268.

۱۸۔ تفصیل کے لئے ملاحظہ ہو: صدیقی، یٰسین مظہر، عہد نبوی ﷺ کا نظامِ حکومت، ص ۲۲

Siddique, Yaseen Mazhar, Ahd e Nabavi ka Nizam e Hukoomat, Page: 22.

۱۹۔ ابوالحسن اعظمی، کاتبین وحی، کراچی، زمزم پبلشرز، ۲۰۰۳ء، ص ۱۷

Abul Hasan Aazami, Katibeen e Wahi, Karachi, Zamzam publisher, 2003, Page: 17.

۲۰ صحیح البخاري، محمد بن إسماعیل البخاري، دار طوق النجاۃ، ط: ۱، ۱۴۲۲ھ، باب کیف کان بدء الوحي إلی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، حدیث: ۷، (۱/۹)

Sahih ul Bukhari, Muhammad bin Ismail, Bukhari, Dar e Toq al Najat, 1422AH, Bab kaif kan bad ul Wahe Ila Rasool Allah, Hadith : 7, Vol: 1, Page: 9.

۲۱ دلائل النبوۃ، أحمد بن الحسین البیهقي، دار الکتب العلمیۃ – بیروت، الطبعۃ: الأولی – ۱۴۰۵ھ، (۲/۳۰۹)

Dalail ul Nabuwat, Ahmad bin Husain Al_Baiheqi, Dar ul Kutub al_Ilmiyah, Beirut, 1405 AH, Vol: 2, Page: 309.

۲۲ سنن الترمذي، محمد بن عیسی الترمذي، تحقیق: محمد بشار عواد معروف، دار الغرب الإسلامي، بیروت، أبواب الاستئذان والآداب، باب في مکاتبۃ المشرکین، رقم: ۲۷۱۶، ت بشار (۴/۳۶۵)

Sunan al Tirmizi, Muhammad bin Eisa, Dar ul Gharb al_Islami, Abwab ul Istizan, Hadith : 2716, Vol: 4, Page: 365.